جدید معاشیات

بیمہ کی مختلف قسمیں
اور
ان کی شرعی حیثیت

مولانا سراج الحق

مدرس دار العلوم الاسلامیہ العربیہ دلبوری مانسہرہ ہزارہ

فہرست ذیلی عنوانات مقالہ

(1) بیمہ کی تعریف

(2) بیمہ کا آغاز کس طرح ہوا؟

(3) بیمہ کی قسمیں

(4) بیمہ کا شرعی حکم

(5) انشورنس کے اندر غرر

(6) جواز کی ایک صورت (اضافہ از ادارہ)

معزز قابل قدر علمائے کرام!

آج دنیا مسائل سے عبارت بن چکی ہے قدم قدم پر مسائل اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن خالق ارض وسماء کا بے حد شکر ہے کہ اسلام کی شکل میں ہمیں ایک ایسا ضابطہ حیات دیا ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں ہماری رہنمائی نہ فرمائی ہو، چاہے اُس شعبے کا تعلق سائنس سے ہو یا سیاسیات سے ہو یا معیشت سے ہو انفرادی زندگی سے یا اجتماعی زندگی سے ہو۔ بہرحال موقع کی مناسبت سے مجھے آج صرف اپنے موضوع پر مقالہ پیش کرنا ہے جس کا تعلق معیشت سے ہے۔

معیشت کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔آج دنیا میں انہی قوموں کا سکہ چلتا ہے جنکی معیشت مضبوط ہو، لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ ہم ایک ایسے معاشی نظام کے پیروکار ہیں جس کی بھاگ دوڑ یہود کے ہاتھ میں ہے۔جس میں امیر امیر ترین اور غریب غریب ترین ہوتا جارہا ہے۔اور ہمارا ملک پاکستان بھی اسی کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔

اور ایک اندازے کے مطابق ہم I.M.F اور دوسرے بینکوں کے 40 ارب ڈالر کے مقروض ہیں جو تقریباً بیس سوارب روپے بنتے ہیں اور اس رقم کو اگر ہم ایک ایک فرد پر ڈالیں تو فی کس ہزاروں روپے ہم پر قرضہ ہے۔یعنی ہمارا پیدا ہونے والا بچہ بھی مقروض ہے۔اور ایک اندازے کے مطابق ہم اصل قرض کی رقم سے زیادہ سود کی شکل میں ادا کر چکے ہیں۔مختلف شکلوں میں ہمارے اوپر سودی نظام مسلط کیا گیا ہے۔ ان مختلف شکلوں میں ایک شکل بیمہ کی ہے جس پر میرا آج کا مقالہ مشتمل ہے۔

بیمہ (Insurance) کی تعریف:-

لفظ بیمہ انگریزی لفظ انشورنس (Insurance) کا ترجمہ ہے جسکے لفظی معنی یقین دہانی کرانے کے ہیں اور اصطلاح معیشت میں بیمہ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو مستقبل میں جو امکانی حوادثات اور خطرات درپیش آسکتے ہیں تو ادارہ یا انسان اسکی کفالت کرلیتا ہے۔کہ فلاں قسم کے جو خطرات اور حوادثات پیش ائیں گے میں اسکی تلافی کروں گا۔

بیمہ کا آغاز کس طرح ہوا ؟

بیمہ یا انشورنس (Insurance) یونانیوں، ہندوستانیوں اور بابل قوموں میں قدیم زمانے سے رائج ہے۔ ایک امدادی کمیٹی بنائی جاتی تھی جو اپنے ارکان سے متعین رقم وصول کرتی تھی۔ اور اپنے اوپر عائد ذمہ داری پوری کرتی تھی۔

چنانچہ اہل یونان نے ایک کمیٹی بنائی جو غلاموں سے متعلق رقم جمع کرتی تھی اور غلام کے بھاگ جانے کی صورت میں وہ رقم یہ کمیٹی غلاموں کی قیمت کی صورت میں ادا کرتی تھی۔اسطرح مصر کے اندر مصری باشندوں نے فراعنہ مصر کے زمانے میں جماعتیں بنائی تھیں جو اپنے ان ممبران کی تدفین کرتی تھی جن ممبران نے موت سے قبل قسط جمع کی ہو۔

لیکن بیمہ کاروبار اور تجارت کا حصہ تقریباً چودھویں صدی عیسوی میں بن گیا اور اسکا آغاز اٹلی کے تاجروں سے ہوا۔اس طرح کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مالِ تجارت بحری جہازوں کے زریعے سے منتقل کیا جارہا تھا۔تو اس میں جہاز کے غرق ہونے اور ڈوب جانے کا اندیشہ بھی ہروقت لگا رہتا تھا۔جس سے مالِ تجارت بھی ڈوب جاتا اور تاجر کو نقصان اُٹھانا پڑتا۔تو بحری جہاز کے نقصان کی تلافی کیلئے ابتداءً بیمہ کا آغاز ہوا۔

بیمہ کی قسمیں:-

مذکورہ خطرات کے اعتبار سے بیمہ کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

(۱) تامین الاشیاء(Goods Insurance):-

اُردو میں اس کو سامان کا بیمہ کہتے ہیں۔اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ جو شخص کسی سامان کا بیمہ کرنا چاہتا ہے وہ شخص ایک معین مقدار اور شرح سے بیمہ کمپنی کو قسط وار فیس ادا کرتا ہے، جس کو بیمہ کمپنی کی اصطلاح میں پریمیم کہا جاتا ہے۔تو سامان کو حادثہ پیش آنے کی صورت میں بیمہ کمپنی اسکی مالی تلافی کرتی ہے۔اگر سامان کو کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو کمپنی وہ قسطیں جو بیمہ دار نے جمع کرائی تھیں واپس نہیں کرتی۔تامین الاشیاء کے تحت مکان جہاز اور گاڑی وغیرہ کا بیمہ آتا ہے۔

(۲) تامین الحیاۃ(Life Insurance) :-

اُردو میں اس کو زندگی کا بیمہ کہتے ہیں۔ اس پالیسی کے تحت بیمہ دار دو قسم کی پالیسیاں خرید سکتا ہے۔

۱۔ ہول لائف پالیسی (Whole Life Policy) پوری زندگی کی پالیسی

۲۔ انڈومنٹ پالیسی (Endowment Policy) معینہ مدت کی پالیسی

ہول لائف پالیسی (Whole Life Policy) :-

اس قسم کی پالیسی میں بیمہ دار قسطیں زندگی بھر ادا کرتا ہے۔اور موت کے بعد بیمہ کمپنی ورثاء کو طے شدہ رقم ادا کرتی ہے۔

انڈومنٹ پالیسی (Endowment Policy) :-

اس قسم کی پالیسی میں بیمہ دار ایک معینہ مدت تک بیمہ کی قسطیں ادا کرتا ہے۔اور پالیسی کی مدت گزرنے پر بیمہ کمپنی ساری رقم بیمہ دار یا ورثاء کو مع سود واپس کرتی ہے۔

(۳) تامین المسئو لیة (Third Party Insurance) :-

کسی پر مستقبل میں کوئی ذمہ داری آسکتی ہے اس ذمہ داری سے نمٹنے کیلئے بیمہ کمپنی سے بیمہ کرایا جاتا ہے مثلاً گاڑی روڈ پر لانے سے حادثے کے نتیجے میں کسی دوسرے شخص کے نقصان ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔اور یہ ظاہر بات ہے کہ گاڑی چلانے والے پر تاوان لازماً آئیگا تو بیمہ کرانے کی صورت میں اس تاوان کی ادائیگی بیمہ کمپنی کرتی ہے جس کو(Third Party Insurance) تھرڈ پارٹی انشورنس کہا جاتا ہے۔سڑک پر گاڑی لانے کیلئے ملکی قانون کے لحاظ سے یہ انشورنس ضروری ہے۔

ان تین بڑی قسموں کے علاوہ اور بھی قسمیں ہیں۔ جس کو شیخ الاسلام استاد محترم حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی نے ہیئت ترکیبی کا نام دیا ہے یعنی ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

(ا) تامین الاجتماعی (Group Insurance):-

اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ حکومت کوئی ایسا طریقہ وضع کرتی ہے جس میں افراد کے کسی مجموعے کو اپنے کسی نقصان کی تلافی کیلئے یا کسی فائدے کے حصول کیلئے سہولت حاصل ہو جاتی ہے جیسے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے ہر ماہ تھوڑی سی رقم کاٹی جاتی ہے اور پھر ملازم کے مرنے کے بعد یا کسی حادثے کی صورت میں ان کے ورثاء کو یا خود اس ملازم کو واپس مل جاتی ہے اسکی مختلف صورتیں ہیں۔ ہر صورت کا مستقل حکم ہے۔

(۲) تامین التعاونی (Mutual Insurance):-

یہ بیمہ کی وہ صورت ہے جس کے جواز پر علماء متفق ہیں کیونکہ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ جن کے خطرات ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں وہ آپس میں مل بیٹھ کر ایک فنڈ بنا لیتے ہیں۔ اور یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہماری اس ٹیم اور جماعت میں سے اگر کسی کو خطرہ لاحق ہوا تو اس حادثے سے جو نقصان ہوگا اسکی تلافی اس فنڈ سے کی جائیگی۔ مثلاً تاجر، اہل زراعت، اہل صنعت یا ایک گاؤں یا محلے کے لوگ تعاون باہمی کیلئے اپنی اپنی یونین قائم کرتے ہیں اور ہر شخص اپنی کمائی میں سے ایک حصہ اس میں ڈال دیتا ہے اور حادثے کی صورت میں طے شدہ پروگرام کے مطابق امداد کی جاتی ہے۔ سال گزرنے پر حساب کیا جاتا ہے اگر ادا شدہ رقم جمع کردہ فنڈ کی رقم سے زیادہ ہے تو کمیٹی کے ارکان مزید جمع کرتے ہیں۔ اور اگر پہلے سے جمع شدہ فنڈ میں سے کوئی رقم بچ جائے تو وہ اراکین کو واپس کی جاتی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں مؤتمر اسلامی کی اکثریت نے بھی بیمہ تعاونی کو جائز قرار دے دیا۔

محرم ۱۳۸۵ھ مئی ۱۹۶۵ء میں مجمع البحوث الاسلامی کی دوسری مؤتمر قاہرہ میں منعقد ہوئی جس میں بیمہ کے مسئلے پر کافی غور و خوض کے بعد ممبران کی اکثریت (جس کے سربراہ شیخ ابوزہرہ تھے) نے تعاونی بیمہ کو جائز قرار دیا **التامین الذی تقوم بجمعیات تعاونیة یشتمل فیھا جمیع المستامنین لتؤدیٰ لأعضا نھا مایحتاجون الیه من معونات وخدمات اسرمشروع وھومن التعاون علی البر** جو بیمہ اجتماعی تعاون کی بنیاد پر قائم ہو اور لوگ اسلئے شریک ہوں کہ ضرورت کے وقت ان کی مدد اور خدمات کی جائے گی تو وہ بیمہ جائز ہے ان میں تعاون علی البر کی صورت پائی جاتی ہے۔

(۳) تامین التجاری (Commercial Insurance) :-

اُردو میں اس کو تجارتی بیمہ کہا جاتا ہے۔ اسکا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایک بیمہ کمپنی قائم کی جاتی ہے جس کا مقصد بیمہ کو بطور تجارت

استعمال کرنا ہوتا ہے۔اور اس تجارت کے ذریعے اس سے نفع کمایا جاتا ہے۔جس طرح دیگر تجارتی کمپنیاں ہوتی ہیں اس کمپنی کے اندر بیمہ کی مختلف قسم کی اسکیمیں ہوتی ہیں جو شخص بیمہ کرانا چاہتا ہے اسکے ساتھ بیمہ کمپنی کا معاہدہ ہوتا ہے کہ اتنی رقم کی اتنی قسطیں آپ جمع کریں گے تو زائد نقصان کی صورت میں بیمہ کمپنی آپ کے نقصان کی تلافی کریگی۔قسطوں کے تعین کیلئے کمپنی حساب کرتی ہے کہ جس خطرے کے خلاف بیمہ ہوتا ہے وہ کتنی بار متوقع ہے تاکہ ان کے معاوضات ادا کر کے کمپنی کو نفع بچ سکے۔

(۴) آگ کا بیمہ:-

آگ کے امکانی خطرات سے نقصان کی تلافی کیلئے معینہ رقم کے ذریعے سے بیمہ کرایا جاتا ہے اور آگ سے نقصان کی صورت میں کمپنی معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

(۵) جائیداد کا بیمہ :-

جائیداد میں مختلف قسم کے اموال منقولہ اور غیر منقولہ شامل ہیں جائیداد کی نوعیت اور حادثات کی رفتار کا اندازہ کر کے بیمہ کی رقم متعین ہوتی ہے اور حادثہ پیش آنے کی صورت میں کمپنی نقصان کی تلافی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔اس قسم کے بیمے کے اندر یہ بات بھی ہوتی ہے کہ بیمہ کرانے کے وقت جائیداد کے محاسن اور مصائب کی تفصیل کا ذکر ضروری ہے۔اگر بوقت بیمہ عیوب چھپائے گئے اور جائیداد کا نقصان ان عیوب کی وجہ سے ہوا تو کمپنی نقصان کی تلافی کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔اور ادا شدہ قسطیں ضبط کی جاتی ہیں نقصان کے تخمینے کیلئے مختلف قسم کے ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ ہوتا ہے جو نقصان کے اسباب اور اسکی مقدار وغیرہ کا فیصلہ کرتا ہے اور متعلقہ کمپنی اسکے فیصلے کی پابند ہوتی ہے۔

(۶) تعلیمی بیمہ :-

اس میں بچے کی تعلیم کا بیمہ ہوتا ہے اور معینہ رقم قسطوار ادا کی جاتی ہے اور یہ رقم بیمہ دار کی موت کے فوراً بعد بچے کو واپس نہیں کی جاتی ہے بلکہ مقررہ مدّت گزارنے کے بعد یک مشت یا ششماہی، سالانہ جیسا طے ہوا ہے دی جاتی ہے۔اور اگر بچے کا انتقال ہوا تو بیمہ دار کو اختیار ہے کہ جمع شدہ رقم واپس لے لے یا دوسرے بچے کو پالیسی منتقل کردے۔

(۷) سندات کا بیمہ :-

بیمہ کی ایک قسم سندات اور کاغذات کا بیمہ ہے۔اسکا رواج غالباً کچھ قدیم ہے موجودہ دور میں ان چیزوں کا بیمہ عام ہے۔محکمہ ڈاک، تار وغیرہ سندات و کاغذات وغیرہ کا بیمہ کرتے ہیں اور ضیاع و نقصان کی صورت میں محکمہ نقصان کی تلافی کرتا ہے۔

بیمہ کا شرعی حکم

(۱) تامین الاشیاء (Goods Insurance):-

اس کی شرعی حیثیت شیخ الاسلام اُستاد محترم حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی نے بیمہ کے عدم جواز پر استدلال کیا ہے اس حدیث سے جو ترمذی میں باب ماجاء فی کراھیۃ بیع الغرر کے تحت امام ترمذی نے ذکر فرمایا ہے **عن ابی ھریرہؓ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع الغرور و بیع الحصاۃ** (ترمذی جلد اول صفحہ نمبر ۱۴۷ کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

تو حدیث کے پہلے جملے کے اندر لفظ غرر آیا ہے۔ اور غرر کے لفظی معنی ہے غیر یقینی صورت حال۔ شیخ الاسلام نے یہ بات بھی تحریر کی ہے (اور دوران درس بھی پڑھایا تھا) کہ بعض مرتبہ غرر کا ترجمہ (دھوکہ) سے بھی کرایا جاتا ہے۔ لیکن یہ معنی اتنا زیادہ واضح نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں غرر ایک اصطلاح ہے اور فقہ کے بہت سے مسائل اس پر مبنی ہے۔ چنانچہ جو مسائل غرر کے اندر داخل کئے گئے ہیں ان کے استقصاء سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عقد کے اندر تین باتوں میں سے ایک بات پائی جاتی ہو اس میں غرر کا تحقق ہو جائیگا۔

(۱) مبیع یا ثمن مجہول ہو۔ یعنی معلوم نہ ہو کہ کس چیز کی بیع ہو رہی ہے۔ جیسے (بیع الحصاۃ) کے اندر یہ معلوم نہیں ہے کہ کنکری کس چیز کو لگے گی گویا بیع مجہول ہے۔ یا ثمن اور قیمت معلوم نہ ہو کہ اس چیز کی قیمت کیا ہوگی تو یہ بھی غرر کے اندر داخل ہو جائیگا۔

(۲) دوسری صورت غرر کی یہ ہے کہ مبیع غیر مقدور التسلیم ہو یعنی بائع جس چیز کو فروخت کر رہا ہے وہ اس کے قبضے پر قادر نہ ہو جیسے بیع **حبل الحبلۃ** کے اندر کہ حمل کی بیع ہو رہی ہو۔ اور بائع اس پر قادر نہیں ہے کہ بیع فی الفعل مشتری کے حوالے کر دے یا پانی کے اندر مچھلی کی بیع کرنا تو بائع کی عدم قدرت کی وجہ سے یہ صورت جائز نہیں ہے۔

(۳) غرر کی تیسری صورت **تعلیق التملیک علی الخطر** ہے یعنی تملیک کو کسی ایسے واقعہ سے معلق کرنا جس کے وجود میں آنے اور نہ آنے دونوں کا احتمال ہو مثلاً بائع مشتری سے کہے کہ تم ثمن ابھی میرے حوالے کر دو اگر فلاں واقعہ پیش آیا تو میں مبیع تمہارے حوالے کر دونگا۔ تو بائع نے مبیع کی سپردگی کو ایک ایسے واقعہ کے ساتھ معلق کر دیا کہ جسکے پیش آنے اور نہ آنے دونوں کا احتمال ہے اسلئے یہ معاملہ درست نہیں ہے اسکو تعلیق التملیك علی الخطر کہا جاتا ہے اسکو قمار بھی کہا جاتا ہے کیونکہ قمار اور سٹے کے اندر بھی ایک طرف سے ادائیگی یقینی ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف سے اسکا عوض یقینی نہیں ہوتا ہے بلکہ محتمل ہوتا ہے اسلئے قمار بھی غرر میں داخل ہے۔

انشورنس کے اندر غرر

(۱) تامین الاشیاء :-

تامین الاشیاء کے اندر بھی غرر ہے کیونکہ بیمہ دار کی طرف سے قسط کی ادائیگی یقینی ہوتی ہے جبکہ کمپنی کی طرف سے ادائیگی، نقصان اور حادثے پر موقوف ہے لہذا ایک طرف سے ادائیگی یقینی اور دوسری طرف سے ادائیگی محتمل ہونے کی وجہ سے یہ غرر میں داخل ہو جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔